© rasailojaraid.com

تشبہ بالکفار کے بارے میں فقہا کی آراء کا تحلیلی جائزہ

نویں قسط

ریسرچ اسکالر: اللہ دتہ

مروجہ شہادت امام حسین کی مجلس سے بھی علماء کرام نے تشبہ روافض کی وجہ سے منع فرمایا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ''غم کی مجلس تو کسی واسطے درست نہیں کہ حکم صبر کرنے کا اور غم کے دفع کرنے کا ہے۔ تعزیہ وتسلیہ اسی واسطے کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف غم پیدا کرنا خود معصیت ہوگا اور شہادت حسین کا ذکر مجمع کر کے سوائے اس کے مشابہت روافض کی بھی ہے اور تشبہ ان کا حرام ہے۔ لہذا عقد مجلس غم کسی کا درست نہیں۔ ۲۹۲ مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ ایام محرم میں جو عوام میں مجلس شہادت پڑھی جاتی ہے۔ اس میں شریک ہونا کیسا ہے؟ جواب میں لکھتے ہیں: یہ روافض کا شعار اور ناجائز ہے اس میں شرکت ممنوع ہے ۲۹۳ اس استفتاء سے قبل ہے کہ اگر صحیح روایات کی مدد سے ذکر حسین کیا جائے تو کیا جائے تو کیا اس کی اجازت ہے۔ تو تشبہ بالروافض کی وجہ سے آپ نے اس کو بھی منع فرمادیا۔ ۲۹۴

مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحب شہادت امام حسین کی مجلس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''ذکر شہادت کی مجالس کا انعقاد منع ہے۔ ۲۹۵ چونکہ ذکر حسنین کریمین فی نفسہ درست ہے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے۔ ممانعت صرف تشبہ کی وجہ سے ہے (اس سے وہ لوگ درس حاصل کریں کہ ایک جائز کام بھی تشبہ کی وجہ سے جب منع کر دیا جاتا ہے تو ان امور کا کیا کہنا کہ جن امور میں تشبہ بدرجہ کمال موجود ہوتی ہے) اس لیے مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحب ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں: ایصال ثواب کے لیے ۱۰ محرم کی کوئی تخصیص نہیں شہداء رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ارواح طیبہ کو سال بھر کے تمام ایام میں ثواب بخشنا جائز ہے۔ محرم میں کوئی خصوصیت نہیں نہ شربت فیرینی وغیرھا کی تخصیص ہے۔ وعظ کی مجلس منعقد کی جائے اس میں شہادت کی حکمت اور اس کے نتائج بھی بیان کردیئے جائیں تو اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں کوئی مضائقہ نہیں۔۲۹۶؎

مسجد کی تعمیر

مسجد کی تعمیر جس طرح سے بھی کی جائے جائز ہے لیکن اس میں بھی یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ کفار کے عبادت خانوں کی طرز پر اس کی تعمیر نہ کی جائے۔مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:''مسجد کی کوئی صورت شرع میں مقرر نہیں جیسی چاہے بنائے مگر ہاں مشابہت کنیسہ وبیعہ وغیرہ سے نہ ہو۔۲۹۷؎

تہواروں میں تشبہ کا حکم

اسلام ایک کامل واکمل دین متین کا نام ہے جو اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر گوشے سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے اور کسی بھی لمحے اور کسی بھی میدان میں ان کی رہبری ودستگیری کیے بغیر نہیں رہتا چنانچہ اسلام نے مسلمانوں کو صرف اسلامی تہوار (دو عیدیں) منانے کا حکم دیا ہے اور کسی بھی قسم کے غیر اسلامی تہوار کے منانے سے منع کیا ہے۔غیر مسلموں کے تہواروں میں شریک ہونے سے متعلق مسئلہ زیر بحث پر عمومی تبصرہ کرتے ہوئے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:اسی طرح غیر مسلموں کے تیوہاروں میں شرکت درست نہیں۔اسلام میں اس معاملہ میں بہت غیر منداور متحس واقع ہوا ہے۔اسی لیے اسلام نے ان آستانوں (نصب) پر قربانی کو درست قرار نہیں دیا جہاں بت پرست قربانی کیا کرتے تھے۔بعض صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اہل ایران کی طرح نیروز ومہرجان کی عید منانے کی اجازت چاہی۔لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔طلوع آفتاب' غروب آفتاب اور استواء کے وقت نماز سے اس لیے منع کیا گیا کہ اس وقت آفتاب پرست اور بت پرست قومیں عبادت کیا کرتی تھیں'یوم عاشوراء کا روزہ یہود بھی رکھتے تھے'اس لیے امتیاز کے لیے اس کے ساتھ ایک اور روزہ ملانے کا حکم فرمایا گیا۔جو دین'اسلام وکفر کے معاملہ میں اس قدر غیرت مند ہو' کیوں کر سوچا جا سکتا ہے کہ وہ غیر اسلامی تیوہاروں میں اور ان کی رنگ رلیوں میں شرکت کی اجازت دے گا اور اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا۔یہ ایک طرح کا کفر کا تعاون ہے جس سے قرآن نے منع کیا ہے۔۲۹۸؎

صاحب بہار شریعت حضرت مولانا امجد علی اعظمی غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی ممانعت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''کفار کے تہواروں میں شریک ہونا حرام اور سخت حرام بلکہ کفر ہے۔خصوصا جب کہ اونھیں کے مثل اونکے تمام کاموں میں شرکت کرے حدیث میں ارشاد فرمایا من کثر سواد قوم فھو ۲۹۹ منھم ۳۰۰۔اس سے متعلق فتاوی فیض الرسول میں ہے۔: کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔۳۰۱ جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔

ہولی اور دیوالی کے دن کا حکم

ایک شخص نے اپنے ایک مرض سے تنگ آ کر ہندوؤں کے تہوار ہولی کی رات میں ننگے ہو کر ٹونکے کے طور پر آگ کے جلتے میں کچھ چیزیں ڈالیں اس کے متعلق مفتی اجمل قادری فرماتے ہیں: ''صورت مسؤلہ میں زید پر ان ناپاک حرکات کی بنا پر توبہ اور تجدید ایمان ضروری ہے پھر اگر وہ بالاعلان توبہ کر کے تجدید ایمان کر لے تو اس کے ساتھ سارے اسلامی تعلقات کرنے درست ہیں۔اور اگر وہ معاذ اللہ توبہ ہی نہ کرے تو پھر اس کے ساتھ میل جول سلام وکلام اور تمام اسلامی تعلقات ترک کر دینے چاہییں۔۳۰۲

اہل ہنود کے بچوں نے کھیل تماشے کے طور پر اکثر مسلمانوں کے چندن لگایا اس کی بابت حکم شرعی کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں: مسلمانو! اللہ واحد قہار سے ڈرو اسلام کو کھیل تماشہ نہ بناؤ' ہنود کے بچے ان کے بالجبر لگا لیتے' یہ ضرور ان کی خوشی سے ہوا یا کم از کم اسے قبول کیا' بہر حال تجدید ایمان فرض ہے اور بعد تجدید ایمان بے تجدید نکاح عورتوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔واللہ تعالی اعلم''۳۰۳

اور ہولی اور دیوالی کی تاریخی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے اور اس کے آغاز کے متعلق بتاتے ہوئے رقم طراز ہیں: ''ہولی دیوالی ہندوؤں کے شیطانی تہوار ہیں' جب ایران خلافت فاروقی میں فتح ہوا بھاگے ہوئے آتش پرست کچھ ہندوستان میں آئے ان کے یہاں دو عیدیں تھیں' نوروز کہ تحویل حمل ہے اور مہرگان کہ تحویل میزان' وہ عیدیں اور ان میں آگ کی پرستش ہندوؤں نے ان سے سیکھیں اور یہ چاند سورج دونوں کو پوجتے ہیں لہذا ان کے وقتوں میں یہ ترمیم کہ میکھ سنکھ رانت کی پورنماشی میں ہولی اور تلا سنکھ رانت کی اماوس میں دیوالی یہ سب رسوم کفار ہیں' مسلمانوں کو ان میں شرکت حرام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوراگر پسند کریں تو صریح کفر'' ۳۰۴ ؎

دیوالی کے دن قران خوانی اور فاتحہ پڑھنے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں **مفتی محمد اجمل قادری رضوی** فرماتے ہیں'' ظاہر ہے کہ مسلمان اس دن کی عظمت ہندوؤں کے مذہبی اعتقاد کی بنا پر کس طرح کرے گا۔تو وہ بہ نیت خیر و برکت جس دن بھی قران خوانی کرے گا اس کے ثواب میں کیا کلام۔ جو اس خاص دن میں اس کو منع کرتا ہے وہ اس خاص دن کی ممانعت کی دلیل پیش کرے۔ اور جب ممانعت کی دلیل نہیں تو وہ اباحت اصلیہ کی بنا پر جائز ہوا کہ الاصل فی الاشیاالاباحۃ۔اب رہا تشبہ بالکفار تو اس کا کوئی احتمال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ خود قران کا پڑھنا ہی مشابہت مشرکین سے ممتاز کرتا ہے۔باقی رہی دن کی موافقت تو اس میں مسلمان کا قران خوانی کرنا خود تشبہ کے لیے مانع اور کفار کی مخالفت ہے۔ ۳۰۵ ؎

ویلنٹائن ڈے منانے کا حکم

اس دن کے تاریخی پس منظر کے بارے میں متعدد روایات بیان کی جاتی ہیں مشہور روایت یہ ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں روم میں ویلنٹائن نام کا ایک پادری ایک راہبہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہو گیا چونکہ عیسائیت میں راہبوں اور راہبات کے لیے نکاح ممنوع تھا اس لیے ایک دن ویلنٹائن نے اپنی معشوقہ کی تشفی کے لیے اسے بتایا کہ اسے خواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۱۴ فروری کا دن ایسا ہے کہ اس میں اگر کوئی راہب یا راہبہ جسمانی تعلقات بھی قائم کرلیں تو اسے گناہ نہیں سمجھا جائے گا راہبہ نے اس پر یقین کر لیا اور دونوں جوش عشق میں سب کچھ کر گزرے کلیسا کی روایات کی یوں دھجیاں اڑانے پران کا حشر وہی ہوا جو عموما ہوا کرتا ہے یعنی ان دونوں کو قتل کر دیا گیا کچھ عرصے بعد چند لوگوں نے انہیں محبت کا شہید جان کر عقیدے کا اظہار کیا اور ان کی یاد میں یہ دن منانا شروع کیا۔ ۳۰۶ ؎

آج یہ دن کس طرح منایا جارہا ہے اور کیا کیا گل کھلائے جارہے ہیں اس کے بارے میں **مفتی فضیل رضا عطاری** لکھتے ہیں''اس تہوار کو منانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ تحفے تحائف کے لین دین سے لے کر فحاشی و عریانی کی ہر قسم کا مظاہرہ کھلے عام یا چوری چھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سنا جاتا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں فیملی پلاننگ کی ادویات عام دنوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ بکتی ہیں اور خریدنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والوں میں اکثریت نوجوان لڑکے اورلڑکیوں کی ہوتی ہے۔گفٹ شاپس اور پھولوں کی دکان پر رش میں اضافہ ہوجاتا ہے اوران اشیا کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اورلڑکیاں ہوتی ہیں۔۳۰۷ے

آج انگریزی تہذیب کے دلدادہ لوگ انگریزوں کی تقلید میں ویلنٹائن ڈے بڑے شوق سے مناتے ہوئے نظر آتے ہیں اوراسلامی اصولوں کی کھلم کھلا دھجیاں اڑاتے ہیں انہیں اس تہوار کے منانے سے باز آجانا چاہیے اور ڈر جانا چاہیے کہ اللہ اور رسول ﷺ کی یہ نافرمانی کہیں انہیں جہنم کے گڑھے میں نہ پہنچادے۔اس لیے کہ یہ تہوار سراسر غیر اسلامی ہے اور بے حیائی اور بے شرمی کو عام کرنے کی ایک خطرناک سازش ہے۔اس لیے کہ حیا دین کا ایک اہم شعبہ ہے اور جب حیا نہ رہے تو پھر دین بھی باقی نہیں بچتا چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

الایمان بضع و ستون شعبة و الحیای شعبة من الایمان ۳۰۸ے

ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیاء (بھی) ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (ایک مرتبہ) کسی انصاری صحابی کے پاس سے گذرے اور (ان کو دیکھا) کہ وہ اپنے بیٹے کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہے تھے‘ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

دعه فان الحیای من الایمان ۳۰۹ے

(حیاء کے بارے میں) اس کو (نصیحت کرنا) چھوڑ دو اس لئے کہ حیاء ایمان میں سے ہے۔

یعنی اگر حیا ہے تو ایمان ہے اور اگر حیا نہیں تو ایمان بھی نہیں رہتا اسی لیے ایک دوسری حدیث میں جو حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ”بے شک حیاء اور ایمان دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں تو جب ایک اٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔“ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔۳۱۰ے چنانچہ جب حیا باقی نہ رہے تو پھر نہ دین رہتا ہے نہ ایمان اور نہ عزت وحمیت نتیجہ بندہ بے غیرت ہوجاتا ہے اسی لیے اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ لوگوں نے سابقہ انبیاء کے کلام سے جو باتیں اخذ کیں ان میں سے یہ بھی تھی کہ:

اذا لم تستحی فاصنع ماشئت ۳۱۱ے جب تو حیا نہ کرے تو پھر تو جو چاہے کر۔

یہ دن چونکہ نوجوان نسل کو بے حیائی اور بے غیرتی کا درس دیتا ہے اس لیے تمام علما کے نزدیک یہ دن منانا جائز نہیں ہے چنانچہ متفقہ طور پر پاکستان سنی تحریک کے علما بورڈ جس میں مفتی غفران سیالوی سمیت سنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تحریک علما بورڈ کے سو علماء ومفتیان کرام شامل تھے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ہر سال ۱۴ فروری کو منائے جانے والے اخلاق سوز تہوار ویلنٹائن ڈے پر پابندی لگائی جائے۔۳۱۲ اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ آئے کہ اظہار محبت اور ملاقات میں کونسی قباحت ہے تو ان آیات پر غور کیجئے ارشاد ربانی ہے:

{وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الاولی} ۳۱۳۔

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔

اللہ کا پسندیدہ دین تو عورتوں کو بلاضرورت گھروں سے باہر نکلنے سے اور زینت کے اظہار سے روک رہا ہے اور سورۃ نور میں حکم دیا گیا کہ اپنی زینت غیر محرموں پر ظاہر نہ کرو اسی آیت کے آخر میں ہے:

{ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن} ۳۱۴۔

اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔

تو جو دین زور سے پاؤں مار کر چلنے سے بھی منع فرما رہا ہے وہ کیسے ان بے حیائیوں کی اجازت دے گا مفتی فضیل رضا عطاری نے نہ صرف اس دن کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کے دواعی اور متعلقات کو بھی ناجائز قرار دیا ہے اس دن پر دیئے جانے والے تحفوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''عاشق ومعشوق (ناجائز محبت میں گرفتار) آپس میں ایک دوسرے کو جو (تحائف) دیتے ہیں۔ وہ رشوت ہے ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔ ۳۱۵۔

اپریل فول منانے کا حکم

ہر سال یکم اپریل کو ایک دن منایا جاتا ہے کہ جس میں لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں اور اس کے ذریعے انہیں بے وقوف بناتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ بارہا دیکھا گیا کہ یہ ناعاقبت اندیش لوگ بعض اوقات ایسا سنگین مذاق بھی کر ڈالتے ہیں کہ جس سے کئی لوگ اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ مثال کے طور پر زید نے بکر کے ساتھ مذاق کیا کہ اس کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال میں زخمی ہے۔ وہ اس خبر کو برداشت نہ کر سکا اور اس کا ہارٹ فیل ہو گیا یا وہ اتنی جلدی اور عجلت میں گھر سے نکلا کہ اس کا سچ مچ میں ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ جان گنوا بیٹھا۔ بعض لوگ مذاق میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اپریل فول منا رہے ہیں حالانکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایسا کر کے وہ اپنی ہنستی کھیلتی زندگی کو برباد کر لیتے ہیں اس لیے کہ مذاق میں دی گئی طلاق بھی نافذ ہوتی ہے۔۳۱۶ اس کی انہی خرابیوں کو بیان کرتے ہوئے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں: ''یکم اپریل کو جو غلط قسم کے ہنسی مذاق کیے جاتے ہیں اور اکثر اوقات دھوکہ دہی سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ قطعاً نادرست ہیں اور اسلام میں ان کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس میں کئی برائیاں جمع ہو جاتی ہیں: جھوٹ، دروغ گوئی، دھوکہ، اس کی وجہ سے اذیت رسانی اور ان سب کے علاوہ فاسقوں اور بے دین لوگوں کی روش کی پیروی اور ان سے تشبہ، جس سے قوم میں غیر اسلامی شعار کے احترام اور تقلید کا خطرناک مزاج پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے بے شک مزاح کی اجازت دی ہے، خود رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں پاکیزہ ظرافت اور تفریح طبع کے نمونے موجود ہیں لیکن یہ کہ کسی دن خاص کو اس قسم کی باتوں اور ہنسی مذاق کے لیے مختص کر لیا جائے اور اس کے لیے دروغ گوئی اور فریب کو راہ دے دی جائے اور ہر قسم کے جھوٹ کو سند جواز بخش دیا جائے اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۳۱۷

مولانا سید عبدالرحیم لاجپوری صاحب فرماتے ہیں ''یہ نصاری کی سنت ہے اسلامی طریقہ نہیں ہے جھوٹ بولنا حرام ہے۔۳۱۸ مولانا مرغوب الرحمن مظاہری لکھتے ہیں: بہرحال اپریل فول کا جو بھی پس منظر رہا ہو بہر صورت کسی نہ کسی صورت انسانیت دشمنی کے واقعہ سے جڑا ہوا ہے، مسلمانوں کے لیے یہ قبیح رسم اس لیے بھی مزید بری ہے کہ یہ بہت سے بدترین گناہوں کا مجموعہ ہے: (۱) گمراہ اور بے دین قوموں کی مشابہت اختیار کرنا (۲) صریح جھوٹ بولنا (۳) گناہ کبیرہ کو حلال اور جائز سمجھنا (۴) خیانت کرنا (۵) دھوکہ دینا (۶) دوسروں کو اذیت پہنچانا (۷) ایک ایسے واقعہ کی یادگار منانا جس کی اصل بت پرستی یا توہم پرستی یا کسی پیغمبر کے ساتھ گستاخانہ مذاق ہے۔۳۱۹

یہاں جھوٹ اور بالخصوص مذاق کی نیت سے جھوٹ بولنے کی مذمت سے متعلق چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں تاکہ ان کو پڑھ کر جھوٹ بولنے سے بچنے کا ذہن بنے، اور سچ کو اپنا کر مومن کامل بن سکیں۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''انسانوں کا مذاق اڑانے والے کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ سو وہ مشقت جھیل کر آئے گا جب وہ قریب پہنچے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ سو جب وہ آئے گا تو اس کے لیے دروازہ بند کر دیا جائے گا، اس طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے لیے دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ تو وہ نہیں آئے گا۔۳۲۰ صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوچھا گیا' کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی گئی' کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر کہا گیا' کیا مومن کذاب ہوتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔۳۲۱؎

سنن ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس کے لیے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے۔۳۲۲؎ ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان وزمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے' وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔۳۲۳؎ امام احمد نے ابوہریرہ ؓ سے روایت کی' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے' اگرچہ سچا ہو۔۳۲۴؎ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''صدق کو لازم کرلو' کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے ادمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو' کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے' یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔۳۲۵؎

بسنت منانے کا حکم

بسنت ایک غیر اسلامی اور ہندوانہ تہوار ہے جو اپنے دامن میں سینکڑوں خرابیاں لیے ہوئے ہے۔ پتنگ بازی کے نقصانات کا اعتراف وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ سالانہ کروڑوں روپے اس منحوس شوق کی بھینٹ چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ کٹی پتنگ پکڑنے کی کوشش میں متعدد بچے ونوجوان چھت سے گر کر یا کسی گاڑی سے ٹکرا کر عمر بھر کے لئے جسمانی معذوری کو اپنے گلے لگا لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک موسمی اور ثقافتی تہوار ہے جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن یہ ان کی خوش فہمی ہے اس لیے کہ یہ تہوار صدیوں سے ہندوؤں کی ثقافت کا بنیادی حصہ ہے۔ مشہور مورخ البیرونی جنہوں نے ہندوستان کی تاریخ وثقافت پر کتاب الہند لکھی ہے بسنت سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متعلق لکھتے ہیں: اسی مہینے میں استواء ربیعی ہوتا ہے جس کا نام بسنت ہے حساب سے اس وقت کا پتہ لگا کر اس دن عید کرتے اور برہمنوں کو کھلاتے ہیں۔۳۲۶

لیکن وقت نے ایک کروٹ اور بدلی اور یہ تہوار پتنگ بازی کی صورت اختیار کر گیا اور آج اندھی تقلید کی زد میں آکر جاہل اور ناعاقبت اندیش مسلمان اس کو بڑے زوروشور سے منا رہے ہیں۔مولانا مرغوب الرحمن مظاہری لکھتے ہیں کہ پتنگ بازی حرام ہے اور کفار کی ان کے تہوار میں پیروی کرنا مسلمان کے ایمان کے لیے سم قاتل ہے۔۳۲۷ **مفتی احمد یار خان نعیمی** لکھتے ہیں کہ پتنگ بازی حرام ہے۔۳۲۸

ایک مسلمان کو تو اس سے بہت زیادہ پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ یہ تہوار ایک مشہور روایت کے مطابق ایک گستاخ رسول کی یادگار کے تحت ہندو لوگ مناتے ہیں۳۲۹ اس لیے اس سے بچنے میں ہی خیر و عافیت ہے۔مولانا احمد رضا خان بریلوی نے پتنگ اڑانا، پتنگ لڑانا اور پتنگ کا لوٹنا سب حرام اور گناہ قرار دیے ہیں۔۳۳۰

ہیپی نیو ائیر منانے کا حکم

ہمارے آج کے مسلمان عقلی لحاظ سے اتنے ماؤف ہو چکے ہیں کہ جو چیز بھی مغرب سے درآمد ہوتی ہے اسے بلا سوچے سمجھے اپنا لیا جاتا ہے اور نہ اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ یہ عمل شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کے مخالف تو نہیں ہے اور ایسا کر کے کہیں ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی مول لے کر کہیں ہم اپنی آخرت برباد تو نہیں کر رہے ہیں جب کہ اس طرز عمل اور نقطہ نظر کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ ہمیں بہت پہلے ہی خبردار کر چکے ہیں۔حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

لتتبعن سنن من كان قبلكم شبرا شبرا وذراعا بذراع حتى لو دخلوا جحر ضب تبعتموهم قلنا يارسول الله اليهود والنصارى قال فمن ۳۳۱

تم پہلی امتوں کی اس طرح پیروی کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور گز گز کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں گئے ہوں گے تو تم ان کی پیروی کرو گے ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہود و نصاری کی پیروی کریں گے آپ نے فرمایا کہ اور کون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوسکتا ہے؟

مروجہ ہیپی نیوائیر بھی کفار کی خرافات میں سے ہے اوراسے منانا بھی ناجائز اورحرام ہے کیونکہ یہ عمل مختلف حرام کاموں کا مجموعہ ہے اوراس کے ناجائز ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔۳۳۲

شادی کی رسمیں

مفتی اجمل قادری صاحب سے سوال ہوا کہ بموقع شادی دلہا کوتیل لگانا' مہندی لگانا' گلے میں طوق پہننا' باجوں کا بجنا' عورتوں کا ڈھولک کے ساتھ گیت گانا' کنگن کا باندھنا' کپڑے پیلے پہننا' سہرے کا باندھنا یہ سب باتیں کرنا کیا حکم رکھتا ہے جواب میں لکھتے ہیں:''شادی کی یہ تمام رسمیں ناجائز ہیں انہیں ہرگز نہ کیا جائے۔ہاں جوسہرا صرف پھولوں کا ہو وہ جائز ودرست ہے۔اس کونوشہ کے سر پر باندھ سکتے ہیں۔۳۳۳ مفتی احمد یارخان نعیمی نے بھی ان امور کوناجائز قراردیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:نوشہ کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا' گنگنا باندھنا یا سنہری لڑیوں والا سہرا باندھنا منع ہے کہ گنگنا اور تلکی والا سہرا شعار کفار ہے اس میں ان سے مشابہت ہے اورمہندی لگانا عورتوں سے مشابہت ہے اور دونوں ممنوع''۳۳۴

اہل ایمان کی ہدایت کے لیے یہاں ایک شادی کا حال بیان کیا جاتا ہے جو کہ حضرت پیر سید مہرعلی شاہ صاحب نے اپنے والدگرامی قدر کی وصیت کے بموجب بڑے دھوم دھام سے کی آج سارے دنیادار اپنے بچوں کی شادی بڑے دھوم دھام سے کرنا چاہتے ہیں تو دیکھیں کہ حضرت پیر سید مہرعلی شاہ نے یہ دھوم دھام کس طرح کی تھی:''اوران کی دوسری وصیت یہ تھی کہ غلام محی الدین کی شادی خوب فراخ دلی سے کرنا۔سو یہ انتظام کرنا صرف اس وصیت کے ایفا کی بناء پرکیا گیا ہے ورنہ مجھے توان بکھیڑوں سے کوئی سروکار نہیں بلکہ دل پر بوجھ ہوتا ہے۔ہمارا فخر بس اسی میں ہونا چاہیے کہ ہمارا کام جادۂ مستقیم شریعت محمدی کے مطابق ہو۔لہذا لوگوں کی رسومات مروجہ مثلاً ڈھول وغیرہ وتنبول ونیندرہ لینے سے ہمیں کچھ تعلق نہیں۔اورنہ کوئی شخص نیندرہ وغیرہ دینے کی تکلیف کرے۔میں نے پہلے بھی سب مخلصین کواس بات سے منع کردیا ہے میرے لیے یہی خوشی کافی ہے کہ چند مخلص ومحب اس کارخیر میں جمع ہوگئے ہیں اور یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اس کام میں دنیاداروں کی تقلید میں مساکین کوتکلیف مالا یطاق دی جائے بہتر یہ ہے کہ ایسی رسموں کوموقوف کیا جائے۔جملہ حاضرین جن کا میرے ساتھ

☆خاص وہ لفظ ہے جو کسی معلوم معنی یا معلوم مسمی کے لیے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کچھ بھی تعلق ہے میں انہیں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ ہرگز رسوم جہالت میں تضیع مال واوقات نہ کریں پھر منہیات میں سے کسی کام کو چھوڑنا دو وجوہ سے ہوتا ہے ایک ابتغاء لوجہ اللہ یعنی خدا کی رضامندی کے لیے دوسرے مخالفین کے طعنوں کے خوف سے۔ قسم اول موجب ثواب ہے اور دوسری نفاق اور منافق ہونے سے فاسق ہونا اچھا ہے مومن کو چاہیے کہ ہر کام میں اخلاص برتے تاکہ اجر پائے اور رضائے مولا حاصل کرے اسے زید و عمر سے کچھ غرض نہیں ہونی چاہیے اور نہ کسی کا ڈر اور پرواہ ۳۳۵؎

وضع قطع، لباس میں تشبہ کا حکم

انگریزوں کی زنار، صلیب اور ٹوپی کا حکم

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ ہنود کی زنار اور انگریزوں کی صلیب اور ٹوپی پہننے کا حکم کیا ہے اس کے جواب میں لکھتے ہیں: ''صلیب کا ڈالنا گلے میں کفر ہے کہ صلیب شعار نصرانیوں کا ہے قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم الحدیث پس دونوں چونکہ شعار کفر ہیں اور ٹوپی نصرانیوں کی پہننا یا کرتے یا پتلون شعار کفر کا نہیں ہے بلکہ لباس اس قوم کا ہے پس ان کا پہننا ہندوستان میں تو تشبہ لباس میں ہے اور گناہ ہے اور جو لوگ اس ملک میں رہتے ہیں کہ وہاں مسلمانوں کا بھی یہی لباس ہے وہاں گناہ بھی نہیں ہوگا کیونکہ وہاں یہ لباس شعار نصاری کا نہیں ہے بلکہ عام ہے مسلمانوں اور کفار میں۔ ۳۳۶؎

ہاں اگر کوئی صحیح ضرورت شرعی یا دینوی مثلاً سراغ رسانی یا جاسوسی وغیرہ کی وجہ سے کافروں کی ہیئت اختیار کرنی پڑ جائے اور چاہے صلیب یا زنار ہی کیوں نہ پہن لے تو اس کی فقہاء نے اجازت دی ہے جب کہ دل میں اس سے کراہت ہو۔ ۳۳۷؎ اور اگر کوئی صحیح ضرورت نہیں تو فقہا نے اسے لزوم کفر قرار دیا ہے جیسے کہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سے ایک بہروپیے، ایک پولیس افسر اور ایک قصائی کے بارے میں سوال ہوا کہ بہروپیا ہندوؤں کا روپ دھار کر لوگوں کو بے وقوف بنا کر انعام پاتا ہے پولیس افسر تحقیق احوال کی غرض سے اور قصائی جانور خریدنے کے لیے یہ روپ دھارتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ: ''یہ افعال اتفاقاً کفر نہیں اسی طرح قول کفر کے ساتھ قول اسلام بھی مقترن ہے پس وہ کفر بھی اختلافی ہے اس لیے کسی صورت میں نہ کفر کا فتوی دیا جائے گا نہ بنیونت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زوجہ کا نہ حرمت ذبیحہ کا البتہ معصیت کا صدور ہوا لہذا توبہ کا حکم جزم کے ساتھ اور کفر اختلافی ہونے کے سبب تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا اس سے زائد فتوی دینا حدود احتیاط سے تجاوز ہے۔'' ۳۳۸؎

عورت کا پتلون پہننا

مولانا زین الاسلام قاسمی الہ آبادی صاحب عورت کے پتلون پہننے کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :''عورت کے لیے زینت اور اعضائے زینت کو غیر محرموں سے چھپانا فرض ہے اور پینٹ جیسا لباس پہننے سے اعضاء زینت غیر محرموں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں اس لیے یہ بھی منع ہوگا۔ نیز قرآن پاک کے اس حکم کی خلاف ورزی بھی اس میں پائی جاتی ہے جس میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے {ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن } یعنی اپنے دوپٹوں کا آنچل اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں اس کے علاوہ مردوں کے لباس سے مشابہت اور غیر قوموں کی مشابہت آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا من تشبہ بقوم فھو منھم نیز اس میں بے حیائی کا فروغ ہے جب کہ حدیث میں حیا کو ایمان کا شعبہ قرار دیا گیا ہے۔ ۳۳۹؎ مفتی وقارالدین صاحب عورت کے پینٹ پہننے سے متعلق لکھتے ہیں:''عورتوں کو ایسا لباس پہن کر جس سے ان کا جسم نظر آئے یا ایسا دوپٹہ اوڑھ کر جس سے سر کے بالوں کا رنگ نظر آئے نماز پڑھنے کی شرعا اجازت نہیں ایسے کپڑوں میں ان کی نماز باطل ہوگی۔ ۳۴۰؎

مرد کے لئے پتلون کا حکم

مولانا رشید احمد گنگوہی پتلون کے متعلق لکھتے ہیں:''پتلون شعار کفر کا نہیں ہے بلکہ لباس اس قوم کا ہے پس ان کا پہننا ہندوستان میں تو تشبہ لباس میں ہے اور گناہ ہے اور جو لوگ اس ملک میں رہتے ہیں کہ وہاں مسلمانوں کا بھی یہی لباس ہے وہاں گناہ بھی نہیں ہوگا کیونکہ وہاں یہ لباس شعار نصاری کا نہیں ہے بلکہ عام ہے مسلمانوں اور کفار میں۔ ۳۴۱؎ مولانا عبدالرحیم نشتر فاروقی پتلون کے متعلق لکھتے ہیں:''دربارہ وضع فساق فتاوی رضویہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۴ اور مطبوعہ کراچی کے صفحہ مذکورہ پر اعلی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کا یہ حکم (مکروہ تحریمی) اس وقت کا ہے جب انگریزی وضع قطع کا لباس انگریزوں کا شعار قومی تھا انہی کے ساتھ محدود اور انہی کے ساتھ خاص تھا اور جو وضع کسی قوم کے ساتھ مخصوص ہویا اس کا شعار قومی ہو اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے مسلمانوں کواپنانا ناجائز وحرام ہے۔مشکوۃ شریف صفحہ ۳۷۵ پر ہے من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔اب جب کہ انگریزی لباس مثلاً پینٹ شرٹ وغیرہ کا پہننا انگریزوں کے ساتھ خاص نہ رہا دیگر قوموں کے ساتھ مسلمانوں میں بھی عام ہوگیا تو اب یہ کسی ایک قوم کا وضع مخصوص اور شعار قومی نہ رہا اور نہ ہی اب یہ انگریزوں کا شعار قومی کہلائے گا لہذا اب وہ حکم سابق نہ رہا البتہ اسے پہننا اب بھی کراہت سے خالی نہیں کہ یہ وضع صلحاء نہیں بہرحال وضع فساق ہے کہ لباس مذکور ابھی اتنا عام نہیں ہوا کہ صلحا' علماء اور متقین بھی استعمال کرتے ہوں بلکہ اکثر فساق ہی استعمال کرتے ہیں ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو بدرجہ مجبوری اسے استعمال کرتے ہیں بلکہ بعض پہننے والے خود بھی اسے کوئی اچھا لباس نہیں تصور کرتے اور لوگوں کا اسے معیوب سمجھنا ہی اس کی کراہت کو کافی لہذا ایسی صورت میں مطلقاً مکروہ تنزیہی کا حکم ہے اور اگر پہننے والا بہ نیت تشبہ پہنے تو مکروہ تحریکی قریب الحرام ہے۔۳۴۲ مفتی وقارالدین صاحب مرد کے لئے پینٹ پہن کر نماز پڑھنے سے متعلق لکھتے ہیں: ''نماز کے لیے حکم یہ ہے کہ مرد کے لیے ایسی پینٹ پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے جو ڈھیلی ڈھالی ہو اور رکوع وسجدے میں کوئی تکلیف اور دشواری نہ ہو مزید برآں شرٹ پینٹ سے باہر نکال کر نماز پڑھے شرٹ اتنی بڑی ہونی چاہیے کہ سجدے میں اعضائے مستورہ (پردے میں رکھے جانے والے اعضاء) کی ہیئت نظر نہ آئے اور اگر پینٹ تنگ ہے یا شرٹ چھوٹی ہے تو نماز مکروہ ہوگی۔۳۴۳

ٹائی کا حکم

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے ٹائی کو ناجائز تو نہیں قرار دیا لیکن اسے غیر مسلموں کی ثقافت کا حصہ قرار دیا اور اسے لگانے کو ناپسند کیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ''اسلام کی نظر میں یہ بات نہایت ناپسندیدہ ہے کہ مسلمان اپنی معاشرت اور وضع قطع میں غیر مسلموں کی مماثلت اختیار کریں ٹائی بھی ایسی ہی چیزوں میں سے ہے۔۳۴۴ مفتی محمود الحسن گنگوہی نے ٹائی لگانے کو مکروہ تحریکی یعنی گناہ قرار دیا ہے اور جہاں اس کا استعمال مسلمانوں میں عام ہو اور مسلمان اسے غیر مسلموں کا شعار نہ سمجھتے ہوں وہاں اس کے استعمال کی اجازت دی لیکن پھر بھی اسے مکروہ تنزیہی (جائز لیکن ناپسندیدہ) قرار دیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ''ٹائی ایک وقت میں نصاری کا شعار تھا اس وقت اس کا حکم بھی سخت تھا اب غیر نصاری بھی بکثرت استعمال کرتے ہیں۔بہت سے صوم وصلاۃ کے پابند مسلمان بھی استعمال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتے ہیں اب اس کے حکم میں تخفیف ہے۔اس کو شرک یا حرام نہیں کہا جائے گا کراہیت سے اب بھی خالی نہیں کہیں کراہیت سخت ہوگی کہیں ہلکی؛ جہاں اس کا استعمال عام ہوجائے گا وہاں اس کے منع پر زور نہیں دیا جائے گا۔۳۴۵۔ مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمی نے ضرورتاً ملازمت وغیرہ کی غرض سے اسے لگانے کی اجازت دی ہے۔۳۴۶۔

ٹوپی کے بغیر عمامہ

مولانا خالدسیف اللہ رحمانی ٹوپی کے بغیر عمامہ باندھنے سے متعلق لکھتے ہیں: ''بغیر ٹوپی کے بھی عمامہ باندھا جاسکتا ہے اور ٹوپی کے اوپر سے بھی ابتداء میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کی وضع کو کافروں سے ممتاز رکھنے کے لیے یہ فرمایا تھا کہ عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھا جائے تاکہ مشرکین اور اہل ایمان کی وضع میں فرق باقی رہے۔

فرق مابیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ۳۴۷۔

لیکن بعد کو آپ ﷺ نے دونوں صورتوں کی اجازت دے دی۔۳۴۸۔ یونہی صرف ٹوپی پہننے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ ھدایہ شریف میں اس کی تصریح ہے۔ بلکہ یہی سنت ہے اور کفار سے فرق کرنے کا طریقہ ہے۔۳۴۹۔ ....(جاری ہے)

حواشی

۲۹۲۔ گنگوہی، مولانا رشید احمد، م ۱۳۲۳ھ، فتاوی رشیدیہ کتاب البدعات والشرک ج ۲ ص ۱۵۵، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ط ن۔م

۲۹۳۔ گنگوہی، محمود الحسن، م ۱۳۳۹ھ، فتاوی محمودیہ ج ۱ ص ۱۸۵، کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی، اشاعت ۱۹۸۶ء

۲۹۴۔ دہلوی، مفتی کفایت اللہ، م ۱۳۷۲ھ، کفایت المفتی، ج ۹ ص ۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان، ط ن۔م

۲۹۵۔ دہلوی، مفتی کفایت اللہ، م ۱۳۷۲ھ، کفایت المفتی، ج ۹ ص ۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان، ط ن۔م

۲۹۶۔ ایضاً، ج ۹ ص ۴۰

۲۹۷۔ گنگوہی، مولانا رشید احمد، م ۱۳۲۳ھ، فتاوی رشیدیہ کتاب البدعات ج ۱ ص ۸۸۔

۲۹۸۔ خالد، سیف اللہ، جدید فقہی مسائل ج ۱ ص ۲۷۶، مکتبہ فارقلیط اردو بازار لاہور ط ن۔م

[illegible] ہے جس میں محض ذات کا اعتبار کیا جائے کوئی صفت ملحوظ نہ ہو ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۹۹۔دیلمی 'ابوشجاع شیرویہ بن شہزادار بن بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی الملقب الکیا'۵۰۹ھ'الفردوس بماثور الخطاب'جز۳ص۵۱۳'حدیث ۵۶۲۱'تحقیق السعید بن بسیونی زغلول'دارالکتب العلمیۃ'بیروت'لبنان 'سنۃ النشر۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۶ء سخاوی 'الامام الشیخ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن 'م۹۰۲ھ'المقاصد الحسنۃ للسخاوی'جز۲ص۸۸'حدیث ۱۱۷۰'دارالکتاب العربی'ط ندارد

۳۰۰۔اعظمی'امجد علی'بہار شریعت ح۹ص۱۸۴'مکتبۃ المدینہ کراچی'ط ندارد

۳۰۱۔امجدی'مولانا جلال الدین احمد'فتاوی فیض الرسول ج ۳ص ۲۹۲'شبیر برادرز اردو بازار لاہور'اشاعت ۱۹۹۳ء

۳۰۲۔قادری 'مفتی محمد اجمل 'فتاوی اجملیہ'ج ۴ص ۳۲'شبیر برادرز اردو بازار لاہور'اشاعت ۲۰۰۵ء'ط ن۔م

۳۰۳۔بریلوی'احمد رضا خان'م۱۹۲۱ء'فتاوی رضویہ ج ۱۴ص ۱۴۵'

۳۰۴۔ایضاً'ج ۱۴ص ۱۴۶

۳۰۵۔مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: قادری 'مفتی محمد اجمل'فتاوی اجملیہ 'ج ۳ص ۹۲۔۹۱۴'شبیر برادرز اردو بازار لاہور'اشاعت ۲۰۰۵ء'ط ن۔م

۳۰۶۔مزید تفصیل کے لیے دیکھیے :عبدالوارث ساجد'ویلنٹائن ڈے تاریخ 'حقائق اور اسلام کی نظر میں ص ۴۳۔۳۷'صبح روشن پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان'اشاعت ۲۰۱۱ء

۳۰۷۔عطاری'مفتی فضیل رضا'ویلنٹائن ڈے ص ۱۲'مکتبۃ المدینۃ فیضان باب المدینہ کراچی'اشاعت ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۰۱۵ء

۳۰۸۔بخاری'ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل'م۲۵۶ھ'صحیح بخاری جز۱ص۱۱'حدیث ۹'باب امور الایمان

۳۰۹۔ایضاً'جز۱ص ۱۴'حدیث ۲۴'باب:الحیاء من الایمان

۳۱۰۔الحاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن الحکم الضبی الطہمانی النیسابوری المعروف با بن البیع 'م۴۰۵ھ'المستدرک علی الصحیحین جز۱ص ۷۳'حدیث ۵۸'تحقیق مصطفی عبدالقادر عطاء دارالکتب العلمیۃ بیروت'الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۰ء

۳۱۱۔محولا بالا'جز۸ص۲۹'حدیث ۶۱۲۰'باب اذالم تستحی فاصنع ماشئت

۳۱۲۔روزنامہ ایکسپریس اسلام آباد ۱۴فروری ۲۰۱۴ص ۲

۳۱۳۔سورۃ الاحزاب آیت ۳۳

۳۱۴۔سورۃ نور آیت ۳۱۔

☆ مقید کیا ہے؟ مقید وہ ہے جس میں ذات کے ساتھ صفت کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۱۵۔عطاری، مفتی فضیل رضا، ویلنٹائن ڈے ص ۲۳

۳۱۶۔دیکھیے: ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، م۲۷۹ھ، سنن الترمذی جز ۳ ص ۴۸۸، باب ماجاء فی طلاق المعتوہ، حدیث ۱۱۹۱

۳۱۷۔خالد، سیف اللہ، جدید فقہی مسائل ج ۱ ص ۲۷۰۔۲۶۹، مکتبہ فارقلیط اردو بازار لاہور، ط ن۔م

۳۱۸۔لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، م ۱۴۲۲ھ، فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۲۳۰، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء ط ندارد

۳۱۹۔مظاہری، مرغوب الرحمن، ہفت روزہ ختم نبوت، اپریل فول کی تاریخی وشرعی حیثیت، ج ۳۳ شمارہ ۱۲، ۲۱ تا ۲۹ جمادی الاول ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۳ تا ۳۱ مارچ ۲۰۱۴ء

۳۲۰۔ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادی الاموی القرشی، م ۲۸۱ھ، الصمت وآداب اللسان ص ۱۶۹ حدیث ۲۸۵، محقق ابواسحاق الحوینی، دارالکتب العربی بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۰ھ

۳۲۱۔مالک بن انس، امام، م ۱۷۹ھ، موطا امام مالک، جز ۲ ص ۹۹۰، باب ماجاء فی الصدق والکذب، صححہ ورقمہ وخرج احادیثہ وعلق علیہ محمد فواد عبدالباقی، داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان، عام النشر ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۵ء

۳۲۲۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد، جز ۴ ص ۲۹۷، حدیث ۴۹۹۰، باب فی التشدید فی الکذب

۳۲۳۔بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین م ۴۵۸ھ، شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، جز ۶ ص ۴۷۲، حدیث ۴۴۹۲، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیہ بومبای بالہند، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۳ء

۳۲۴۔احمد بن حنبل، امام، م ۲۴۱ھ، مسند ابوہریرہؓ، حدیث ۸۶۳۰، جز ۱۴ ص ۲۷۸

۳۲۵۔بخاری، محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، جز ۸ ص ۲۵، حدیث ۶۰۹۴، باب قول اللہ تعالی: {یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین} ومایغنی عن الکذب

۳۲۶۔البیرونی، ابوریحان محمد بن احمد، م ۱۰۴۸ء، کتاب الہند، باب ۲۵ ص ۲۰۶، مترجم سید اصغر علی، الفیصل ناشران وتاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور ۲۰۰۸ء

۳۲۷۔مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: سہارنپوری، مرغوب احمد، الفاروق، بسنت اور پتنگ بازی، جمادی الاول ۱۴۳۶ھ

۳۲۸۔دیکھیے: نعیمی، احمد یار خان، اسلامی زندگی ص ۱۶، ضیاالقرآن پبلی کیشنز اردو بازار لاہور، ط ندارد

مشترک وہ لفظ ہے جو ایک یا زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۲۹۔تفصیل کے لیے دیکھئے: قادری، مولانا الیاس، بسنت میلہ ص ۹۔۲، مکتبۃ المدینہ کراچی، ط اول، اشاعت ۱۴۳۴ھ

۳۳۰۔دیکھئے: بریلوی، احمد رضا خان، م ھ، فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۶۵۹۔۶۰

۳۳۱۔بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لتتبعن سنن من کان قبلکم) حدیث ۷۳۲۰، جز ۹ ص ۱۰۳

۳۳۲۔تفصیل اور تاریخی پس منظر کے لیے دیکھیے: ضیغم، تفصیل احمد، غیر مسلم تہوار بے حیائی کا بازار ص، دار الاندلس ۴۔لیک روڈ چوبرجی پاکستان لاہور، ط اول ۲۰۰۶ء

۳۳۳۔قادری، مفتی محمد اجمل، فتاویٰ اجملیہ، ج ۴ ص ۷۵

۳۳۴۔نعیمی، احمد یار خان، فتاویٰ نعیمیہ ص ۶۶

۳۳۵۔پیر سید غلام معین الدین و پیر شاہ عبد الحق شاہ، ملفوظات مہریہ)قبلہ عالم خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب)ص ۱۰۷، گولڑہ شریف اسلام آباد، بار چہارم ۱۹۹۷ء

۳۳۶۔گنگوہی، مولانا رشید احمد، م ۱۳۲۳ھ، فتاویٰ رشیدیہ کتاب الحظر والاباحۃ ج ۲ ص ۹۷، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ط ن۔م

۳۳۷۔تفصیل کے لیے دیکھئے: فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۶۱

۳۳۸۔تھانوی، اشرف علی، م ۱۳۶۲ھ، بوادر النوادر ص ۳۱۷، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور، ط اول ۱۹۸۵ء

۳۳۹۔قاسمی، مفتی زین الاسلام الہ آبادی، چند اہم عصری مسائل ص ۳۱۷

۳۴۰۔وقار الدین، مفتی، م ھ، وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۴۲، بزم وقار الدین گلفشاں لائبریری بلاک ۴ گلستان مصطفےٰ کراچی، ط اول، اشاعت ۱۹۹۷ء

۳۴۱۔گنگوہی، مولانا رشید احمد، م ۱۳۲۳ھ، فتاویٰ رشیدیہ کتاب الحظر والاباحۃ ج ۲ ص ۹۷

۳۴۲۔فاروقی، مولانا عبد الرحیم نشتر، فتاویٰ بریلی شریف صفحہ ۲۰۷، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، ط ندارد

۳۴۳۔وقار الدین، مفتی، وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۴۱

۳۴۴۔رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ، کتاب الفتاویٰ ج ۶ ص ۷۷، زمزم پبلشرز کراچی، اشاعت ۲۰۰۸ء، ط ندارد

۳۴۵۔گنگوہی، محمود الحسن، م ۱۳۳۹ھ، فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۴۰۷

۳۴۶۔دیکھئے: قاسمی، مولانا قاضی مجاہد الاسلام، فتاویٰ قاضی ص ۲۱۰، ایفا پبلی کیشنز ایف جوگابائی جامعہ نگر نئی دہلی۔۲۵، اشاعت ۲۰۰۴ء، ط ندارد

☆جب غالب رائے کے ساتھ مشترک کے کسی معنیٰ کو ترجیح حاصل ہو جائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۴۷۔ابوداؤد'سلیمان بن اشعث 'م۲۷۵ھ'سنن ابوداؤد'جز۴ص۵۵'باب فی العمامہ حدیث ۴۰۷۸

۳۴۸ترمذی'ابوعیسی محمد بن عیسی'م۲۷۹ھ'جامع ترمذی'باب العمائم علی القلانس'جز۴ص۲۴۷'حدیث ۱۷۸۴

۳۴۸۔رحمانی'مولانا خالد سیف اللہ' کتاب الفتاوی ج۶ص۹۷'زمزم پبلشرز کراچی'اشاعت ۲۰۰۸ء'ط ندارد

۳۴۹۔مرغینانی'برہان الدین'ہدایہ شریف ج۲ص۷۶۲'مترجم سید امیر علی'دارالاشاعت اردو بازار کراچی'ط ندارد'اشاعت ۲۰۰۳ء

(جاری ہے)

ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
مجلس آئین واصلاح و رعایات و حقوق
طب مغرب میں مزے میٹھے اثر خواب آوری
گرمیٔ گفتار اعضائے مجالس الاماں
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگ زرگری

☆ امر مشترک کا کوئی سعی متکلم کے بیان سے ترجیح پائے تو وہ "مفسر" کہلاتا ہے ☆

© rasailojaraid.com